سوال

(24)پنجتن پاک کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمایان دین متین ومقتیان شرح مبین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی زید جو مذہبا شیعہ ہے ، وہ کہتا ہے کہ پنجتن پاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وحضرت علی وحضرت فاطمہ الزہرا اور حضرت حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کہہ کر پاکیزگی کا حصہ ان پانچوں میں کرتا ہے کہ بجزان پانچوں کے اور دوسرا کوئی پاک نہیں ہے ۔

دوسرا فریق جو مذہبا اہل سنت والجماعت ہیں وہ بطور الزام ان پانچوں میں خلفائے اربعہ کو بھی شامل کرتا ہے ۔ لہذا براہ مہربانی یہ بیان واضح تحریر فرمادیں اکہ اہل سنت والجماعت خصوصا حنفیہ مذہب میں پنجتن پاک کا مسئلہ ثابت ہے تو بھی اور اگر نہیں ہے تو بھی ؟ مدلل بیان فرما کر ہماری رہ نمائی کریں ، عنداللہ مأجور وعندنا مشکور ہویں ۔ ولی محمد مؤرخہ 25 نومبر 1941ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زید رافضی سے دریافت کرنا چاہیے کہ ''پنجتن پاک ، ، میں آں حضرت ﷺ کے علاوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما حضرت علی، حضرت حسن ، حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو پاک کہنے اور انہی پانچ میں پاکیزگی حصہ کرنے کا کیا مطلب ہے ؟ اگر وہ رافضی یہ کہے کہ یہ چاروں حضرات رسول اللہ ﷺ ودیگر انبیاء کی طرح معصوم اور منزہ من المعاصی والذنوب تھے اوران چاروں کی عصمت قطعی ویقنی وضروری ہے جیسے انبیاء عصمت قطعی ویقینی ہے ۔ تواس کا یہ دعوی کذب محض اور بالکل باطل ہے ،اس دعوی کی کوئی نقلی وعقلی دلیل اس کے پاس نہیں ہے ۔

قرآن کریم یاکسی صحیح معتبر حدیث سے ان چاروں حضرات یا بارہ اماموں کی عصمت ثابت نہیں ، اس لیے تمام اہل سنت والجماعت یعنی اہل حدیث وحنفی ومالکی وشافعی وحنبلی کا یہ عقیدہ ہے جو ان کی کتابوں میں درج ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ کسی امتی کی عصمت قطعی ویقینی نہیں ہے یعنی صرف نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے ، نبی کے علاوہ کوئی امتی معصوم نہیں ہے ۔ حضرت علی بعد آپ کے دونوں نورچشم حسنین اور آپ کی زوجہ محترمہ جگر گوشہ رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما اوراسی طرح دسرے ائمہ اہل بیت امتی اور غیر نبی ہونے کی وجہ سے معصوم نہیں ہیں ۔ یعنی بنی کی طرح ان کے معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنے کے مکلف نہیں ہیں ، جب یہ چاروں نبی کی طرح معصوم نہیں ، توحضرت ابو بکر ، حضرت عمر ، حضرت عثمان بھی معصوم نہیں ہیں ۔ اورنہ ازواج مطہرات کی قطعی عصمت کے اعتقاد کے ہم مکلف ہیں ۔ اوراگر وہ رافضی ان کے پاک ہونے کا یہ مطلب بتاتے ہیں ۔ یہ چاروں آیت تطہیر : ''اِنما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس أہل البیت ویطہرکم تطہیرا، ، (الأحزاب : 33) کی رو سے ہر قسم کے ظاہری عیوب وباطنی نقائص ، برائی ، خرابی ، گناہ وگندگی وغیرہ سے پاک ہیں اوراللہ ان کے پاک صاف ہونے کی خبر دیتا ہے کیوں کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد علی ، فاطمہ ، حسن ، حسین ہیں ۔ چنانچہ آپ نے ان کو کمبل میں لپیٹ

اوڑھانک کریہ دعافرمائی تھی کہ : اللھم ہولاء اَہل بیتی فاذہب عنھم الرجس وطھر ہم تطھیراً ، ، (سنن ترمذي (3787) 5/663.) پس بکر کواس رافضی سے کہنا چاہیے کہ اول تواس ''آیت تطہیر ، ، میں اوراس سے پہلے اوربعد کی آیتوں میں فاطمہ علی حسنین کاکہیں نام ونشان تک نہیں بلکہ اس آیت کے سیاق وسباق میں آں حضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کاتذکرہ ہے اورانہیں کومخاطب کیا ہے چنانچہ پوری آیت مع ترجمہ کے درج کی جاتی ہے ۔ پس قرآن کی روسے اگرکسی کی پاکی ثابت ہوگی توازواج مطہرات کی پاکی ثابت ہوگی کیوں کہ قرآن کی روسے وہی اہل بیت ہیں فاطمہ وعلی وحسنین کی طہارت وپاکی اس آیت سے ثابت نہ ہوگی کیوں کہ ان آیتوں میں ان حضرات کانام ونشان تک نہیں ۔ يـٰنِساءَ النَّبِىِّ مَن يَأتِ مِنكُنَّ بِفـٰحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضـٰعَف لَهَا العَذابُ ضِعفَينِ وَكانَ ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسيرًا ٣٠ وَمَن يَقنُت مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسولِهِ وَتَعمَل صـٰلِحًا نُؤتِها أَجرَها مَرَّتَينِ وَأَعتَدنا لَها رِزقًا كَريمًا ٣١ يـٰنِساءَ النَّبِىِّ لَستُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّساءِ إِنِ اتَّقَيتُنَّ فَلا تَخضَعنَ بِالقَولِ فَيَطمَعَ الَّذى فى قَلبِهِ مَرَضٌ وَقُلنَ قَولًا مَعروفًا ٣٢ وَقَرنَ فى بُيوتِكُنَّ وَلا تَبَرَّجنَ تَبَرُّجَ الجـٰهِلِيَّةِ الأولىٰ وَأَقِمنَ الصَّلوٰةَ وَءاتينَ الزَّكوٰةَ وَأَطِعنَ اللَّهَ وَرَسولَهُ إِنَّما يُريدُ اللَّهُ لِيُذهِبَ عَنكُمُ الرِّجسَ أَهلَ البَيتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطهيرًا ٣٣ وَاذكُرنَ ما يُتلىٰ فى بُيوتِكُنَّ مِن ءايـٰتِ اللَّهِ وَالحِكمَةِ إِنَّ اللَّهَ كانَ لَطيفًا خَبيرًا ٣٤ ... الأحزاب

ترجمہ : اے نبی کی بیٹیو! جوتم میں کھلی بے ہودگی آں حضرت کوتکلیف دینے اورپریشان کرنے والاکام کرے گی ۔ اس کودوہری سزادی جائے گی اوریہ بات اللہ کوآسان ہے ۔ اورجو کوئی تم میں اللہ کواور راس کے رسول کی نافرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اس کا ثواب دہرادیں گے اور ہم نے اس کےلیے ایک عمدہ روزی تیار کررکھی ہے ۔ اے نبی کی بیٹیو ! تم معمولی بیبیوں کی طرح نہیں ہو ۔ اگرتم تقوی اختیارکروتوتم بولنے میں نزاکت مت کروکہ ایسے شخص کوخیال ہونے لگتا ہے جس کودل میں خرابی ہے اورقاعدہ کے موافق بات کہو، اورتم اپنے گھروں میں قرارسے رہو، اورقدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو، تم نمازوں کی پابندی رکھواورزکاۃ دیاکرو ۔ اوراللہ واس کے رسول کا کہنا مانو، اللہ تعالی کی یہ منظورہے کہ اے گھروالوتم سے آلودگی، مصیبت ونافرمانی کودوررکھے اورتم کوپاک وصاف رکھے ۔ اورتم ان آیات الہیہ کواوراس علم کویادرکھو۔ جس کاتمہارے گھروں میں چرچارہتا ہے بے شک اللہ تعالی رازدارہے پوراخبردارہے ، ، ۔

اس آیت میں سیاق وسباق کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اہل بیت کامصداق بالیقین ازواج مطہرات ہیں ۔ چنانچہ ابن عباس فرماتے ہیں : ''نزلت فی نساء النبی ﷺ حاصۃ ، ، اورعکرمہ اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں : ''من شاء باہلتہ اَنہا نزلت فی أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ، اوریہ بھی عکرمہ نی کہاکہ : ''لیس بالذي تذہبون الیہ ، اِنما ہونساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ، (تفسیر درمنثور للسیوطی 6/603 ، ابن کثیر 595) پس قرآن کی روسے آیت تطہیر میں ازواج مطہرات کاتذکرہ ہونے میں کوئی شبہ نہ رہا ۔ بنابریں اگرطہارت وپاکیزگی ثابت ہوگی توازواج مطہرات کی ، نہ کہ فاطمہ وعلی حسین کی ، نیزقرآن کی اصطلاحی میں ''اہل بیت ، ، سے مراد بیوی ہے چنانچہ ارشادہے : ''اَتعجبین من امراللہ رحمۃ اللہ ، برکاتہ علیکم اہل البیت ، ، (ہود :73) اس آیت کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو''اہل بیت ، ، کہاگیا ہے ، پس آیت متنازع فیہامیں ''اہل بیت ، ، سے مرادازواج النبی ہوں گی نہ کوئی اور ۔ رہ گئی وہ حدیث جوترمذی (کتاب المناقب باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ (3787) 5 663) وغیرہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور صحیح مسلم (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فضائل اہل ا بیت النبی ﷺ (2424) 4 1883) وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی اورجس کامضمون یہ ہے کہ : ''آں حضرت ﷺ نے جس کملی کوآپ اوڑھے ہوئے تھے اس میں علی ، فاطمہ ، حسنین کولپٹا کریہ فرمایاکہ اے اللہ ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی دورفرمادے اوران کوخوب پاک فرمادے ، ، سوواضح ہوناچائیے کہ بے شک اس حدیث میں قرینہ حالیہ کی وجہ سے ''اہل بیت ، ، سے مرادیہی چاروں حضرات ہیں ۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آیاکہ آیت تطہیر میں بھی ''اہل بیت ، ، سے مرادیہی چاروں حضرات ہیں ۔ آیت مذکورہ میں تو''اہل بیت ، ، سے مرادصرف ازواج مطہرات ہی ہیں ۔ البتہ حدیث میں یہ حضرات ضرورمراد ہیں ۔ مگران حضرات کوعباس داخل فرماکراس آیت کایااس آیت کے مناسب الفاظ سے دعافرمانا بطور ''علم ، ، کیاہے ۔ یعنی اے اللہ! ایک نوع اہل بیت کی یہ ہے ، ان کےلیے میں دعاکرتاہوں ۔ خلاصہ یہ کہ آیت میں تطہیر سے مراد ''تطہیر شرعی ، ، ہے اورحدیث میں ''تطہیر تکوینی ، ، ۔ پس اہل بیت میں ان حضرات کوداخل فرمانابطور ''علم ، ، اعتبارکیاہے ۔ اس لیے آیت میں صرف ازواج مطہرات ہی مرادہوں گی نہ عترت رسول ﷺ ۔

(ثانیا) بکرکواس رافضی سے یہ کہنا چائیے کہ ہم مان لیتے ہیں کہ آیت تطیہر میں ''اہل بیت ، ، سے مرادازواج مطہرات اوریہ چاروں حضرات ہیں ۔ یعنی یہ چاروں حضرات بھی ''اہل بیت ، ، مذکورفی الآیت میں داخل وشامل ہیں ۔ لیکن اس رافضی کایہ کہناکہ اس آیت میں اہل بیت کے پاک ةصاف ہونے کی خبردی گئی ہے ۔ اس لیے ان کاپاک وصاف ہوناضروری ویقینی ہے ، قطعاغلط وباطل ہے ۔ کیوں کہ آیت مذکورہ میں ''اہل بیت ، ، کوان کے اعمال کے کرنے اوران برائیوں سے بچنے اورپرہیز کرنے کاحکم دیاگیا ہے ، جن کی اطاعت سے پاکیزگی وباطنی طہارت حاصل ہوئی ہے ، پس اگروہ ان اوامر کی تعمیل کریں گے اور نواہی سے پرہیز کریں گے توپاکیزگی وصفائی حاصل ہوگی اوراگرایسا نہیں کریں گے توطہارت

بھی حاصل نہ ہوگی اور وہ پاک نہیں ہوں گے۔ خلاصہ یہ کہ آیت میں ارادہ سے وہ ارادہ مشئت نہیں ہے جو مراد کے وقوع اور وجود کو مستلزم ہو، بلکہ وہ ارادہ مذکورہ ہے جو متضمن امر ونہی ہے یعنی آیت میں ارادہ تشریعی مراد ہے جو مراد کے وجود کو مستلزم نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ تمام لوگ طاہر و مطہر پاک وصاف ہوں اور ان کو پاک وصاف کہا جائے کیوں کہ آیت تطہیر کی طرح یہ آیات بھی ہے، ارشاد ہے : مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ ... المائدة ٦ ... یعنی : ''اللہ ان باتوں کا حکم دے کر تم کو تنگی میں ڈالنے کا ارادہ نہیں، وہ تو تم کو پاک کرنا چاہتا ہے،،۔ یعنی اس کو تمہارا پاک کرنا منظور ہے یُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ٢٦ ... النساء، وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ٢٧ ... النساء، ان آیات میں غور کرو! نتیجہ صاف ظاہر ہے یعنی اگر آیت تطہیر میں یہ دعوی کیا جائے کہ اس میں ''اہل بیت،، کے پاک وصاف ہونے کی خبر دی گئی ہے اس لیے وہ ضرور پاک وصاف ہیں، تو ماننا پڑے گا کہ ہر آیات مذکورہ کے مطابق تمام مسلمان پاک وصاف ہوں اور ان کی پاکیزگی ضروری ہو۔ کیوں کہ ہر سہ آیات بھی آیت تطہیر کی طرح ہیں اور ان میں باہم فرق نہیں ہے، اور یہ معلوم ہے کہ تمام ان لوگوں کا پاک وصاف ہونا جن کو ان آیات میں مختلف آیات کی تکمیل کا حکم دیا گیا ہے، لازم وضروری نہیں، نہ اس پر استدلال درست ہے اسی طرح آیت تطہیر.............سے ''اہل بیت،، کے پاک وصاف ہونے پر دلیل قائم کرنا بھی درست نہیں ہوگا، کیوں کہ ارادہ تطہیر میں سب مسلمان برابر کے شریک ہیں، اس لیے علمائے اہل السنّت والجماعت کے نزدیک اس آیت تطہیر سے ازواج مطہرات یا حضرات حسنین وعلی وفاطمہ کی عصمت پر استدلال صحیح نہیں ہے۔

ہمارے اس دعوی کی کہ آیت تطہیر میں ارادہ تشریعی متضمن امر ونہی ہے اور اس میں اہل بیت کے پاک وصاف ہونے کی خبر نہیں دی گئی ہے۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ آں حضرت ﷺ نے حضرت علی وفاطمہ وحسنین کو کملی میں لپیٹ کر دعا فرمائی، اذہاب رجس اور تطہیر کی دعا کرنے کی دلیل ہے کہ آیت میں ذہاب رجس اور طہارت کی خبر نہیں دی گئی ہے، کیوں کہ اگر اللہ کی طرف سے طہارت کی خبر دی گئی ہوتی تو آپ کو پھر طہارت کی دعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی، بلکہ آں حضرت ﷺ ان چاروں حضرات کے لیے طہارت کا شرف حاصل ہوجانے کی وجہ سے اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان فرماتے اور اس کا شکریہ ادا کرتے، صرف دعا پر قناعت نہ کرتے۔

اس دعوی کی تیسری دلیل آیت تطہیر کے ماقبل ومابعد کے وہ فقرے اور جملے بھی ہیں، جن میں امر ونہی مذکور ہے، مثلا : ''لا تخضعن بالقول / قلن قولا ومعروفا / قرن فی بیوتکن / لا تبرجن / أقمن الصلوۃ / آتین الزکاۃ / أطعن اللہ ورسولہ، اذکرن مایتلی فی بیوتکن.،،

آپ کے سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت خصوصا احناف کے نزدیک پنجتن پاک،، کا لفظ خالص رافضیانہ ہے۔ رافضیوں کا شعار اور انہی کے ساتھ مخصوص ہے اور اس لفظ سے بظاہر جو مطلب لیتے ہیں وہ صرف شیعوں کا عقیدہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کے یہاں اس عقیدہ کی کوئی اصلیت نہین۔ ہمارے نزدیک صرف نبی معصوم اور پاک ہے نبی کا معصوم وپاک ہونا ضروری وقطعی ہے۔ نبی کے علاوہ اور کوئی بھی معصوم نہیں۔ یعنی غیر نبی کا پاک ومعصوم ہونا غیر لابدی ہے۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسۃ دارالحدیث الرحمانیہ، بدہلی (16 ذی قعدہ 1360ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 69